زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب وظیفے

صاحبِ تصانیفِ کثیرہ، محدث بہاولپوری

حضرت علامہ مولانا مفتی

علیہ الرحمۃ

محمد فیض احمد اُویسی رضوی

www.faizahmedowaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب وظیفے

تصنیف

حضور فیضِ ملت، مفسر اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تا کہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

faizahmedowaisi011@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمدللّٰه رب العلمين والصلوٰة الكاملة التامة والسلام لتام كما يحب ويرضى ربنا علٰى سيدنا ومولانا محمد رحمة للعالمين سيد المرسلين خاتم النبين وعلٰى اٰلهٖ واصحابهٖ اجمعين فى كل مقام وحين وعلٰى اولياء ملته الطاهرين وعلماء امة الكاملين.

امابعد! فقیر اُویسی غفرلہ نے زیارت کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام " تحفة الصلحاء فى زيارة النبى فى اليقظه والرؤيا" لیکن وہ صرف دلائل پر مبنی تھی اس کے بعد دوسری کتاب " هدايه الفحول فى زيارة الرسول" لیکن وہ ضخیم تھی اب اس کا خلاصہ کر کے ہدیۂ ناظرین کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ، بروز ہفتہ

بہاول پور۔ پاکستان

☆......☆......☆......☆

بزمِ فیضانِ اُویسیہ
www.Faizahmedowaisi.com

﴿مقدمہ﴾

زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سابق دور میں ایک گمراہ گروہ نے انکار کیا لیکن دورِ حاضرہ میں کسی بھی فرقہ کو انکار نہیں لیکن اس لوازمات سے انکار ہے تو گویا انہیں اصل زیارت سے بھی انکار ہے مگر تا حال زیارت سے تو منکر نہیں ہوئے البتہ اس کے لوازمات سے منکر ضرور ہیں۔

لوازمات زیارت: حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بحیاۃ حقیقی زندہ ہیں، اگر معاذ اللہ بقول مخالفین مر کر مٹی ہو گئے ہوتے تو زیارت کیسی جبکہ زیارت کا لازمہ ہے کہ جس نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو یقین کرے ختمی مرتبت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو مکہ و مدینہ میں تریسٹھ سال کی پاکیزہ و مقدس زندگی گزار کر اب گنبد خضراء میں

پردہ نشین ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر فرد کے حالات سے باخبر ہیں ورنہ زیارت کا کیا معنی جب کسی کو اپنے ملاقاتی کا بھی پتہ نہ ہو تو اس کی ملاقات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بیشمار خوش قسمتوں کو بیداری اور خواب ہر وقت ہر آن مختلف علاقہ جات میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی اگر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر نہیں تو ہر وقت ہر آن ہر جگہ زیارت کیسی؟

یہ کیفیت نوری ذات کی ہو سکتی ہے ورنہ عام کثیف جسم تو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچنے کی قدرت نہیں رکھتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم با اختیار ہیں جہاں چاہیں جب چاہیں تشریف لے جائیں۔

اھل سنت زندہ باد: اہلِ اسلام کا مسلم قاعدہ ہے کہ "اَلْأَمْرُ بِالشَّيْءِ أَمْرٌ بِلَوَازِمِهٖ" جب شے ثابت ہوگئی تو اپنے لوازمات سمیت ثابت ہوگئی۔ کوئی شخص سورج کو تو مانے لیکن اس کی روشنی کا انکار کرے اسے پاگل کہا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ماننے والے کو مذکورہ بالا مسائل کو ماننا پڑیگا۔

فیصلہ: اہلِ سنت اور مخالفین کے درمیان فیصلہ کن یہی زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہے اس کی آسان صورت یہی ہے کہ چند مخلصین پاکباز پرہیز گار چند ایام فقیر کے بیان کردہ درودوں میں سے ایک درود کو تنہائی میں بشرائط معلومہ پڑھیں زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف ہونے پر دورِ حاضرہ کے ٹڈی دل مذاہب کا استفسار کریں اس سے حقیقت کھل جائے گی جو حقیقی زندگی نہیں سمجھ سکتے۔

قاعدہ: کسی شے کا نہ سمجھنا اس کے عدم وجود کو مستلزم نہیں مثلاً: ہم ماہیت روح کو نہیں سمجھ سکتے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ ہم اس کے وجود کا انکار کر دیں ایسے ہی ہمارا شہداء کی حیات کا عدم شعور ان کی حقیقت حیات کو مستلزم کیوں؟

مسئلہ: حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر حال سے باخبر ہیں اسے علم کُلی سے تعبیر کریں یا حجابات کے ارتفاع کی وجہ سے ہر ایک کے قریب اور حاضر و ناظر سمجھیں اس کی تحقیق فقیر کی مبسوط کتاب " تفریح الخواطر فی تحقیق الحاضر و ناظر" المعروف ''دلوں کا چین'' پڑھیں۔ سر دست چند حوالہ جات عرض کر دوں تا کہ زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مشتاق کسی غلط انسان کے بہکانے سے زیارتِ عظمٰی کی دولت سے محروم نہ ہو جائے۔

یاد رہے کہ یہ قرب و بعد یہ اونچ نیچ عالمِ خلق ہے عالم آخر ایسی قیود سے پاک ہے۔ ملک الموت، منکر نکیر، حضرت جبریل و دیگر ملکوتی مخلوق بلکہ ہماری ارواح عالمِ امر سے ہیں۔ ان کے لئے قیود مذکورہ کا تصور نہیں آسکتا تو ان سب کے

آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہم وگمان کیوں؟

"کان لا یجلس بین النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وبین ابی بکر احد فجاء رجل یوماً فاجلسہ علیہ الصلاۃ والسلام بینھما فعجب الصحابۃ من ذلک فلما خرج قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھذا یقول فی صلاتہ علی اللھم صل علی محمد کما تحب وترضی لہ اونحوھذاذکرہ".

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الباب الثانی فیماورد فی فضل الصلاۃ والتسلیم علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الاحادیث النبویۃ الخ ،صفحہ۷۳،دارالفکر بیروت)

یعنی شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ایک دن ایک شخص آیا تو سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے اور صدیق کے درمیان بیٹھالیا۔اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے۔جب وہ چلا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا امتی ہے جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ".

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی "تفسیر عزیزی" میں زیرِ آیت "وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا" کے تحت تحریر فرماتے ہیں: تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے کیونکہ وہ نورِ نبوت سے ہر دین دار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں امتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی سے رکا ہوا ہے لہٰذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے نیک و بدعملوں کو بھی جانتے ہیں اور وہ ہر کسی کے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔(تفسیر عزیزی)۔

اسی لئے امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ:

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

زیارت کا قاعدہ۱: اس سعادتِ عظمیٰ سے مشرف ہونے والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مختلف اشکال اور صورتوں میں دیکھتے ہیں تو یہ ان کی اپنی استعداد و صلاحیت کی وجہ سے ہے قلب کی نورانیت جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اصلی صورت اور بے مثال خداداد حسن و جمال کے ساتھ دیکھا جائیگا۔آئینہ میں بعض

اوقات رنگ زرد نظر آتا ہے اور بعض اوقات تو یہ آئینے کا زنگار کا قصور ہے اصل ذات وہی ہے اور صفات کے بدلنے سے ذات نہیں بدلتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی صورت میں دیکھا جائے تو ذاتِ مقدس وہی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں اور اس سے برحق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا گیا ہے۔

قاعدہ ۲: کثرت درود شریف سے بھی زیارت ہو جاتی ہے۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین قدس سرہ نے فرمایا کہ اہلِ محبت کو چاہیے کہ درود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال سے ہمیشگی کرے یہاں تک کہ وہ جانِ جہان صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہونچنے والے راستوں میں سے قریب تر راستہ درود پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ درود پاک کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہونچنا ناممکن ہے بلکہ ایسا شخص ہمیشہ حجاب میں رہے گا اور اسے سالکانِ راہ بُرا، جاہل اور پاگل کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ یہ دربارِ الٰہی سے بے خبر ہے۔

اسی لئے حضرت قطب العلماء والاولیاء ابوالمواہب حضرت امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ درود کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالت بیداری میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام حاضر ہوتے ہیں اور ہم سرکار سے دینی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ میں بارے سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم درود پاک کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں۔

حکایت محمد بن سعید رحمہ اللہ: حضرت امام سخاوی اور دوسرے محدثین سے منقول ہے کہ محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات جب سونے کے لئے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کو پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں اپنے بالا خانہ پر اپنا وظیفہ درود شریف کا پورا کر کے سو گیا تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ کے دروازے سے اندر تشریف لائے سرکار کی تشریف آوری سے سارا بالا خانہ روشن ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ذرا تو اپنے اس منہ کو آگے کر جس سے تو بکثرت درود پڑھتا ہے تا کہ میں اس کو چوموں۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ آپ کے دہن مبارک کی طرف منہ کروں میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ گھبراہٹ سے میری آنکھ

کھل گئی میری اس گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس تھی اس کی بھی آنکھ کھل گئی تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے کئی روز تک آتی رہی۔

مولانا فیض الحسن رحمہ اللہ: مولانا فیض الحسن سہارنپوری درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو اُن کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو مہکتی رہی۔

فائدہ: یہ صرف اس لئے کہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت سے مشرف فرمایا ہوگا۔

(جذ ب القلوب، مطالع المسرات)

مصنف دلائل الخیرات: محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو دلائل الخیرات کے مصنف ہیں آپ خدا کی عبادت کے لئے چودہ برس تک حجرہ میں رہے۔ پھر لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے باہر نکلے اور مریدوں کی تربیت فرمانی شروع کردی۔ آپ کے ہاتھ پر بہت بڑی مخلوق نے توبہ کی اور آپ کا ذکر آفاقِ عالم میں شہرت حاصل کرگیا۔ آپ سے بڑی بڑی خرق عادات اور بڑی بڑی کرامتیں اور بڑے بڑے فضائل عظیم الشان فضائل ظاہر ہوئے۔ آپ کے مرید بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ تھے جنھوں نے حسب مراتب بڑے بڑے مراتب حاصل کئے۔ آخر حضرت نے اس دارِ ناپائیدار سے انتقال فرمایا۔ آپ کو بلادسوس کی مسجد کے وسط میں جو اسی لئے بنائی گئی تھی دفن کیا گیا آپ کے وصال کے ۷۷ سال بعد آپ کی نعش مبارک کو مراکش میں منتقل کیا تو آپ کو ایسا ہی پایا گیا جیسے دفن کئے گئے تھے۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانے کا کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور داڑھی مبارک کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تھا جیسا انتقال کے وقت تھا کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا اور کسی شخص نے آپ کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون ہٹ گیا جب انگلی اُٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔ آپ کا مزار مراکش میں ہے قبر شریف پر بہت عظمت برستی ہے اور لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے اور مزار شریف پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھا جاتا ہے اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے آپ کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی رہتی ہے۔

فائدہ: ایسی خوشبو درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنفس نفیس زیارت سے مشرف ہونے کی وجہ سے ہوئی کیونکہ یہ صرف اور صرف ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کہ:

جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

قاعدہ۳: جن خوش نصیبوں کو بیداری یا خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا ان کے واقعات کو پڑھنا سننا اور دل پر تصور جمانا کہ انہیں یہ دولت بے مانگے نصیب ہوئی تو یہ فقیر بھی تو آپ کا ایک امتی ہے اگر توجہ کرم ہو جائے تو کیا بعید ہے۔اس موضوع پر فقیر کی تین کتابیں قابل مطالعہ ہیں۔

☆''زائرین مدینہ'' ☆" تحفہ الصلحاء" ☆"ھدایۃ الفحول"

انہیں سے چند واقعات عرض کر دوں قسمت کی یاوری ہو تو بعید از الطاف نہیں کہ شاید فقیر اور بھی کسی کے طفیل نوازا جائے۔

ابوالمواھب شاذلی قدس سرہ ﴾حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طبقات میں لکھتے ہیں کہ سیدی شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ علماء وفضلاء میں سے اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں اور بکثرت خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتے۔خود فرماتے ہیں میں نے دربارِ رسالت میں عرض کیا کہ مجھے جو آپ کی زیارت باسعادت ہوتی ہے لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی قسم ہے کہ جو شخص اس پر یقین نہ کرے گا یا اس میں تمہاری تکذیب کرے گا تو اس کی موت یہودیت یا نصرانیت یا مجوسیت پر ہوگی۔فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ۸۲۵ھ میں جامع کی چھت پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔آپ نے اپنا دست اقدس میرے دل پر رکھ کر فرمایا بیٹے غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سنا وہ فرماتا ہے:

"وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا"۔ (پارہ۲۶،سورۃ الحجرات،آیت۱۲)

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

www.Faizahmedowaisi

اور (یہ اس وقت فرمایا جبکہ) میرے پاس کچھ لوگ بیٹھے دوسروں کی غیبت کر رہے تھے۔پھر ارشاد فرمایا کہ اگر کسی مجبوری سے کسی کی غیبت سن بھی لے تو سورۃ اخلاص اور معوذ تین مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اس شخص کو بخش دو جس کی غیبت کی گئی ہے۔ایک اور دفعہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے مولا وآقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم سوتے وقت "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" پانچ مرتبہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ" پانچ مرتبہ پڑھ کر "اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ أَرِنِىْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ حَالًا وَمَآلًا" پڑھو تو میں تمہارے پاس تشریف لاؤں گا اور بالکل پیچھے نہ رہوں گا۔اور فرماتے ہیں کہ میں نے سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم ایک لاکھ آدمیوں

کی سفارش کروگے میں نے عرض کیا یارسول کس عمل کی بدولت مجھے یہ اکرام حاصل ہوا ہے۔فرمایا یہ اعزاز تجھے اس درود کی برکت سے حاصل ہوا جس کا ثواب تو مجھے بھیجتا ہے۔

(الطبقات الكبرى للشعرانى لوافع الأنوارفى طبقات الأخيار، ومنهم سيدى الشيخ محمد أبو المواهب الشاذلی، جلد ٢، صفحه ٦٦، مطبوعه مصر)

فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے درود شریف جلدی میں پڑھا تا کہ اپنے ورد کو جو ایک ہزار تھا پورا کروں تو امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلدی کرنا شیطان سے ہے پھر ارشاد فرمایا" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ" ترتیل اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو مگر جب وقت تنگ ہو تو جلدی میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا کہ جو میں نے ذکر کیا ہے یہ طریقہ افضل ہے ورنہ جس طریقہ سے تم درود پڑھو وہ درود ہی ہے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب تم درود شریف پڑھنا شروع کرو تو اچھی بات یہ ہے کہ اول اور آخر میں درود شریف تامہ پڑھ لیا کرو اگر چہ بار بھی پڑھو اور فرمایا کہ صلوٰۃ تامہ یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"

(الطبقات الكبرى للشعرانى لوافع الأنوارفى طبقات الأخيار، ومنهم سيدى الشيخ محمد أبو المواهب الشاذلی، جلد ٢، صفحه ٦٦، مطبوعه مصر)

یہی محمد ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ جامع ازہر میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر میں ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ　　وَّاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّھِمِ

(پس ہمارے علم کا منتہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کی نسبت صرف یہی کافی ہے کہ آپ انسان ہیں اور تمام مخلوقات سے افضل ہیں)

کہنے لگا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام مخلوق پر افضیلت پر کوئی دلیل نہیں۔

میں نے کہا حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوق پر افضیلت کے متعلق امت کا اجماع ہے مگر اس نے نہ مانا۔

میں نے اپنے نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ جامع ازہر کے منبر کے پاس دیکھا آپ نے مجھے دیکھ کر "مرحباً بحبیبنا" فرمایا پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں آج کے واقعہ کے متعلق علم ہے۔ سب نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا کہ فلاں بدبخت کا زعم ہے کہ ملائکہ مجھ سے افضل ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یعنی آپ ہی سب سے افضل ہیں فرمایا فلاں بدبخت کا عقیدہ ہے کہ میری افضیلت پر اجماع منعقد نہیں ہوا وہ یہ نہیں جانتا کہ معتزلہ کی مخالفت اہل سنت کے ساتھ اجماع میں قادح (عیب چیں، طعنہ کرنے والا) نہیں۔

ساتھ ہی فرمایا کہ وہ بدبخت اول تو زندہ نہیں رہے گا اگر زندہ رہا بھی ذلت ورسوائی کی زندگی گزارے گا۔

(الطبقات الکبری للشعرانی لوافع الأنوار فی طبقات الأخیار، ومنهم سیدی الشیخ محمد أبو المواهب الشاذلی، جلد ٢، صفحه ٦٦، مطبوعه مصر)

حضرت شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب میں زیارت باسعادت سے مشرف ہوا تو دربارِ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! کیا امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس مصرعہ "فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ" کا یہ مطلب ہے کہ جو شخص آپ کی حقیقت سے ناآشنا ہے اس کا آپ کے متعلق انتہائی علم یہ ہے کہ آپ بشر ہیں ورنہ آپ کی روح قدسی اور قالب نبوی اس سے وراء ہے آپ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے تو نے صحیح مطلب سمجھا ہے۔

فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا وہ منہ کرو جس سے مجھ پر ہزار بار دن کو ہزار بار رات کو درود شریف پڑھتا ہے تو آپ نے میرے منہ پر بوسہ دیا۔

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وقت زیارت میں نے عرض کیا یارسول اللہ جو نیاز مند آپ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے کیا یہ اس شخص کے لئے جو حضورِ قلب سے پڑھے۔ فرمایا نہیں بلکہ ہر درود خواں کے لئے ہے البتہ جو بلا حضور قلب سے پڑھے تو اس کے لئے پہاڑوں کے مانند فرشتے یعنی بہت فرشتے دعا مانگتے ہیں اور اس کے حق میں طلب مغفرت کرتے ہیں اور جو حضورِ قلب سے پڑھتا ہے تو اس کا ثواب اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے مجلس میں یہ شعر پڑھا:

"محمد بشر لا کالبشر　　　بل هو یاقوت بین الحجر"

پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شعر کے پڑھنے کی برکت سے تمہاری

اوران لوگوں کی جنہوں نے تمہارے ساتھ اس شعر کو پڑھا ہے اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی ہے اس کے بعد آپ وقت وصال تک اس شعر کو ہر محفل میں پڑھتے رہے۔

حضرت شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے مجھے اپنے متعلق فرمایا کہ میں مردہ نہیں (بلکہ زندہ ہوں) میری موت کا مطلب ان لوگوں کے لئے جو دانش مند نہیں ہیں محض پردہ پوشی ہے مگر جو دانش مند ہیں میں ان کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھتے ہیں۔ (بلکہ وہ ایسا دیکھتے ہیں کہ آنکھ بھی نہیں جھپکتی)۔

(الطبقات الكبرى للشعراني لوافع الأنوارفي طبقات الأخيار، ومنهم سيدى الشيخ محمد أبو المواهب الشاذلي، جلد ۲، صفحه ٦٨، مطبوعه مصر)

رسول نما بزرگ: حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ حضرت سید حسن دہلوی ملقب بہ رسول نما تھے۔ دو ہزار روپیہ لے کر زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کرتے تھے۔

فائدہ: یہ بزرگ سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ تھے۔ جنہیں ہمارے پیرانِ پیر خواجہ حافظ عبدالخالق قادری اُویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح سینکڑوں سال بعد کو عالم بیداری میں سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سے نوازا (دو ہزار روپیہ لینا اپنے لئے نہیں فقراء و مساکین کی ضرورت پوری کرنے اور زیارت کی قدر و منزلت بحال رکھنے کے لئے تھا)۔

کشف: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں کہ مولانا قلندر بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحب حضوری بزرگ ہو گزرے ہیں، بڑی کثرت سے انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و دیدار نصیب ہوتا، ایک مرتبہ حج پر تشریف لے گئے، اس زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اونٹ کی سواری میسر ہوتی تھی۔ آپ ایک سواری پر سوار ہوئے جسے ایک نوعمر بچہ چلا رہا تھا، اس کی کسی غفلت کی وجہ سے غصہ آ گیا اور اس کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا، بس اتنا کرنے کی دیر تھی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار و زیارت بند ہوگئی، پریشان و دکھی ہو کر مارے مارے پھرتے رہے، تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وہ سید زادہ ہے اہلِ بیت سے تعلق رکھتا ہے، شہر مدینہ کا رہنے والا ہے اسے طمانچہ مارنے کی وجہ سے آقا ناراض ہوگئے، دیدار بند ہوگیا، ہر عالم بزرگ، صوفی و عارف کے پاس گئے، معافیاں مانگیں وظیفے کیے لیکن معافی نہ ملی بالآخر ایک بزرگ کی صحبت میں گئے زار و قطار روتے اور تڑپتے ہوئے اپنا مدعا بیان کیا، انہوں نے بھی صاف جواب دے دیا کہ اس رکاوٹ کا دور ہونا مشکل ہے، البتہ انہوں نے راہنمائی فرمائی ایک مجذوبہ، عارفہ ولیہ مائی ہے جو ہر روز درِ اقدس پر حاضری دیتی ہے، ایڑیاں اٹھا اٹھا کر گنبد خضری کو اپنی نگاہوں میں سماتی ہے، ادب

کا عالم یہ ہے کہ گنبد خضریٰ کی طرف پشت کر کے نہیں چلتی، بڑی کاملہ ومتصرفہ ہے، اس کی خدمت میں جاؤ شاید تمہاری یہ رکاوٹ اور مسئلہ حل ہو جائے، ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنی پریشانی بیان کی کہ غلطی سے ایک سید زادے کو طمانچہ مار دیا ہے، نتیجتاً دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم ہو گیا ہوں کوئی سبیل کیجئے، خدارا میرے حال پر کرم کریں، میرا یہ سلسلہ بحال کرادیں اور آقا سے معافی لے کر دیں، وہ مجذوبہ عارفہ مائی جلال میں آ گئی، گنبد خضریٰ کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگی دیکھ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سامنے کھڑے ہیں، یوں حالت بیداری میں دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو گیا۔ اس سے پہلے اس لڑکے سے خطا بھی معاف کروائی تھی مگر کچھ مفید نہ ہوا تھا۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سادات کرام کی تعظیم وتکریم سے خوش اور توہین وہتک سے ناراض ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا کے حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت سامنے اور حاضر ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض بھولی بھالی شکل ہوتے ہیں صیاد بھی ''هر بیشه گمان مبر که خالیست شاید که پلنگ خفته باشد'' اس قاعدہ کا اختتام حضرت عارف جامی قدس سرہ کی درد بھری کہانی پر ختم کرتا ہوں۔

عارف جامی کی درد بھری کہانی: مولوی زکریا کاندھلوی نے کہا جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ برس کی تھی گنگوہ میں اپنے والد صاحبؒ سے یہ کتاب پڑھی تھی اسی وقت ان کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سنا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔

ملا جامیؒ کا ایک عجیب وغریب قصہ: قصہ یہ سنا تھا کہ مولانا جامی نَوَّرَاللّٰهُ مَرقَدَهٗ وَاَعْلَی اللّٰهُ مَرَاتِبَهٗ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ (حاکم، سردار) نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آ رہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے

ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد (شک) نہیں لیکن اس وقت اپنے ضعف بینائی (نظر کی کمزوری) اور امراض کی وجہ سے مراجعت (کتابوں کے دیکھنے) کتب سے معذوری ہے ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرما دیں اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد (دوری) نہیں۔

سید احمد رفاعیؒ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما۔ اس ناکارہ کے رسالہ "فضائل حج" کے حکایات زیارتِ مدینہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۳ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطیؒ کی کتاب "الحاوی" سے گزر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضۂ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔

(فضائل اعمال، جلد اول، فضائل درود شریف، پانچویں فصل درود شریف کے متعلق حکایات میں، صفحہ ۷۶۲ و ۷۶۳، ناشر ادارۂ دینیات نزد مہاراشٹرا کالج، بیلاس روڈ، ممبئی سینٹرل، ممبئی)۔

جیسا کہ فقیر اُویسی غفرلہ کی کتاب زائرین مدینہ میں درجنوں بلکہ سینکڑوں واقعات مذکورہ ہیں۔

مذکورہ بالا قصہ کہہ کر پھر مولوی زکریا کاندھلوی نے کہا کہ:

مولانا جامی کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم الحاج اسعد اللہ صاحبؒ فارسی سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت اشرف علی صاحب کے جلیل القدر خلفاء ہیں جس کی وجہ سے عشق نبوی کا جذبہ جتنا ہو برمحل (صحیح) ہے اس لئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرمادیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو۔ مولانا نے اس کو قبول فرمالیا اس لئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کر دیا جائیگا۔

﴿مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ﴾

زمہجوری برآمدجانِ عالم	ترحم یا نبی اللّٰہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی	زمحروماں چراغافل نشینی
زخاک اے لالۂ سیراب برخیز	چو نرگس خواب چند از خواب برخیز

برون آور سراز بردِیمانی | که روئے تست صبح زندگانی
شب اندوہ مارا روز گرداں | زرویت روزما فیروز گرداں
بہ تن در پوش عنبر بوئے حامہ | بسر بربند کافوری عمامہ
فرود آویزاز سر گیسواں را | فگن سایہ بیا سروِ رواں را
اَوِیم طائفے نعلین پا کُن | شراك از رشتۂ جان ہائے ما کُن
جہانے دیدہ کردہ فرش رہ اند | چو فرش اقبالِ بابوس توخواہند
زحجرہ پائے درصحن حرم نہ | بفرق خاكِ رہ بوساں قدم نہ
بدہ دستی زپا افتادگاں را | بکن دلداریے دل دادگاں را
اگرچہ غرق دریائے گناہم | فتادہ خشک لب برخاك راہم
تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاہے | کنی برحال لب خشکاں نگاہے
خوشا کز گردرہ سویت رسیدیم | بدیدہ گرد از کویت کشیدیم
بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم | چراغت راز جاں پروانہ کردیم
بگردِ روضہ ات گشتیم گستاخ | دلم چوں پنجرۂ سوراخ سوراخ
زدیم از اشک ابر چشم بے خواب | حریمِ آستاں روضہ ات آب
گہے رفتیم زاں ساحت غبارے | گہے چیدیم زوخاشاك وخارے
ازاں نورِ سوادِ دیدہ دادیم | وزیں برریش دل مرھم نہادیم
بسوئے منبرت رہ برگرفتیم | زچہرہ پایہ اش در زر گرفتیم
زمحرابت بسجدہ کام جستیم | قدم گاھت بخون دیدہ شستیم
بپائے ہر ستوں قدراست کردیم | مقام راستاں درخواست کردیم
زداغ آرزویت بادلِ خوش | زدیم از دل بہر قندیل آتش
کنوں گرتن نہ خاك آں حریم ست | بحمداللّٰہ کہ جاں آں جامقیم ست
بخود درماندہ ام از نفس خودرائے | ببیں درماندۂ چندیں بخشائے

بزمِ فیضانِ اُویسیہ
www.faizahmedowaisi.com

اگرنه بود چو لطفت دست یارے	زدست مانیاید هیچ کارے
قضامی افگند ازراه مارا	خدارا از خدا درخواه مارا
که بخشد از یقیں اول حیاتے	دهد آنگه بکارویں ثباتے
چوهول روز رُستاخیز خیزد	بآتش آبروئے مانه ریزد
کند باایں همه گمراهئ ما	تراآذنِ شفاعت خواهئ ما
چوچوگاں سرفگنده آوری روے	بمیدانِ شفاعت اُمتی گوے
بحسن اهتمامت کارِ جامی	طفیل دیگراں یا بدتمامی

ترجمہ از: حضرت اسد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم، خلیفہ مجاز بیعت از حکیم الامت حضرت مولانا الحاج اشرف علی صاحب تھانوی نوراللہ مرقدہ۔

☆ آپ کے فراق سے کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب (مرنے کے قریب) ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسولِ خدا! نگاہٗ کرم فرمائیے اے ختم المرسلین! رحم فرمائیے۔

☆ آپ یقیناً رحمۃ اللعالمین ہیں۔ ہم حرماں (بدقسمت) نصیبوں اور ناکامان قسمت سے آپ کیسے تغافل (غفلت، بے پروائی) فرما سکتے ہیں؟

☆ اے لالۂ (ایک قسم کا سرخ پھول) خوش رنگ! اپنی شادابی وسیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور خوابِ نرگسیں (ایک قسم کا پھول جس کو شاعر لوگ آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں) سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو منور فرمائیے۔

اے بسرا پردۂ یثرب بخواب خیز که شد مشرق ومغرب خراب

☆ اپنے سر مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالیے کیونکہ آپ کا روئے انور صبح زندگانی ہے۔

☆ ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمالِ جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروزمندی و کامیابی عطا کر دیجئے۔

☆ جسم اطہر پر حسب عادت عنبر بیز (عنبر کی خوشبو والا) لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمائیے۔

☆ اپنی عنبر بار و مشکیں (مشک کی خوشبو والا) زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ ان کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامت اطہر و جسم انور کا سایہ تھا لہٰذا گیسوئے شبگوں (رات کی طرح) کا سایہ ڈالئے)۔

☆ حسب دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین پہنیے اور ان کے تسمے (جوتے میں چمڑے کی پٹی) اور پٹیاں ہمارے

رشتۂ جاں (سانس لینے کا سلسلہ) سے بنائیے۔

☆ تمام عالم اپنے دیدہ ودل کو فرش راہ (راستے بچھاتے ہوئے) کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرشِ زمیں کی طرح آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

☆ حجرہ شریف یعنی گنبد خضرا سے باہر آ کر صحن حرم میں تشریف رکھیے راہ مبارک کے خاک بوسوں (زمین چومنے والا) کے سر پر قدم رکھیے۔

☆ عاجزوں کی دستگیری، بے کسوں کی مدد فرمائیے اور مخلص عشاق کی دلجوئی ودلداری کیجئے۔

☆ اگر چہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتا پا غرق (سر سے پاؤں تک ڈوبنا) ہیں لیکن آپ کی راہ مبارک پر تشنہ (پیاسا) وخشک لب پڑے ہیں۔

☆ آپ ابر رحمت ہیں شایانِ شان گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک بار نگاہ کرم ڈالی جائے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامیؒ یہاں سے زمانۂ گذشتہ کی زیارتِ مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے تمنا فرما رہے ہیں حضرت اسد اللہ کا رجحان اسی طرف ہے اسی لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کی جائے گی۔

☆ ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گردِ راہ (راستے کا غبار) سے آپ کی خدمت گرامی میں پہونچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم　　　خاکِ درِ رسول کا سرمہ لگائیں ہم

☆ مسجد نبوی میں دوگانۂ شکر ادا کرتے، سجدۂ شکر بجالاتے، روضۂ اقدس کی شمعِ روشن کا اپنی جانِ حزیں (غمگین جان) کو پروانہ بناتے۔

☆ آپ کے روضۂ اطہر اور گنبد خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صد مہائے (چوٹ) عشق اور وفورِ (زیادتی، کثرت) عشق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔

☆ حریم قدس اور روضہ پرنور کے آستانۂ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

☆ کبھی صحن حرم میں جھاڑو دے کر گردوغبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس وخاشاک (کوڑا کرکٹ) کو دور کرنے

کی سعادت حاصل کرتے۔

☆ گو(اگر چہ) گرد وغبار سے آنکھوں کو نقصان پہونچتا ہے مگر ہم اس سے مردمک چشم (آنکھ کی پتلی) کے لئے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گو خس وخاشاک زخموں کے لئے مضر ہے مگر ہم اس کو جراحت دل (دل کا زخم) کے لئے مرہم بناتے۔

☆ آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اوراس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرے سے مَل مَل کر زریں (قیمتی) وطلائی (سنہری) بناتے۔

☆ آپ کے مصلائے مبارک ومحراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلیٰ میں جس جائے مقدس پر آپ کے قدمِ مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشک خونیں سے دھوتے۔

☆ آپ کی مسجد اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبے کی درخواست ودعا کرتے۔

☆ آپ کی دل آویز (دل لبھانے والا) تمناؤں کے زخموں اور دل نشیں آرزوؤں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔

☆ اب اگر چہ میرا جسم اُس حریم انور وشبستان اطہر (پاکیزہ خواب گاہ) میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے۔

☆ میں اپنے خود بیں (متکبر، گھمنڈی) وخود رائے (کسی کی نہ ماننے والا) نفس امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز وبے کس کی جانب التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالیے۔

☆ آپ کے الطافِ کریمانہ کی مدد شاملِ حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل (بیکار) ومفلوج (ناکارہ) ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا۔

☆ ہماری بدبختی ہمیں صراط مستقیم وراہ خدا سے بھٹکا رہی ہے خدارا ہمارے لئے خداوند قدوس سے دعا فرمایئے۔

☆ (یہ دعا فرمایئے) کہ خداوند قدوس اولاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکامِ دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

☆ جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین، رحمٰن ورحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔

☆ اور ہماری غلط روی (غلط چال چلن) اور صغیرہ کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت شفاعت نہیں ہوسکتی ہے۔

☆ ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سرخمیدہ چوگاں کی طرح میدانِ شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

☆ آپ کے حسن اہتمام اور سعیٔ جمیل (بہترین کوشش) سے دوسرے مقبولِ خدا کے صدقہ میں غریب جامؔی کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدم کہ درروزِ اُمید وبیم　　　　بداں رابہ نیکاں بخجشد کریم

الحمدللہ حضرت شیخ کی توجہ وبرکت سے اُلٹا سیدھا ترجمہ ختم ہوگیا۔

صبح ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

(فضائل اعمال، جلداول،فضائل درود شریف،پانچویں فصل درود شریف کے متعلق حکایات میں،صفحہ ۷۶۳ تا ۷۶۸، ناشر ادارۂ دینیات نزد مہاراشٹرا کالج، بیلاس روڈ، ممبئی سینٹرل، ممبئی)۔

فوائد: فقیر اُویسی غفرلہ نے بھی بچپن سے واعظین سے یہی واقعہ سنا لیکن تاحال اس کا حوالہ نہیں ملا۔ واقعہ کی صحت میں تو شک نہ رہا کہ اسے مخالفین وموافقین نے تسلیم کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عشاق اوران کے عشق کے مراتب سے خوب واقف ہیں وہ جہاں بھی ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دور کی نزاکت سے باخبر ہیں۔ سیدنا احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۵۵ھ میں اور دیگر ادوار میں مختلف مشائخ کو روضۂ اقدس کی حاضری کے وقت کھلم کھلا زیارت سے نوازا لیکن عارف جامی قدس سرہ کے زمانہ میں کسی مصلحت کے پیش نظر ایسے فرمایا۔

آدابِ زیارت: زیارتِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے۔ ونعم ما قیل:

ایں سعادت بزور بازو نیست　　　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ

یعنی یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء اور بخشش نہ ہو۔

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہوگئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرتِ درود شریف اور کمال اتباع سنت وغلبہ محبت پر

اس کا مراتب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم ومحزن نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لئے اس میں حکمت ورحمت ہے عاشق کو رضائے محبوب سے کام خواہ وصل ہوتب ہجر ہوتب۔

اُرِیْدُ وِصَالَهٗ وَیُرِیْدُ هِجْرِیْ   فَاَتْرُکُ مَااُرِیْدُ لِمَا یُرِیْدُ

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والی کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔

قال العارف الشیرازی

فراق وصل چه باشد رضائے دوست طلب   که حیف باشد ازو غیر او تمنائے

عارف شیرازی فرماتے ہیں کہ فراق ووصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے۔

اس سے یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی کیا خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معناً مہجور اور بعض صورۃً مہجور جیسے سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معناً قرب سے مسرور تھے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر ونفاق کی وجہ سے جہنمی رہے جیسے ابوجہل ودیگر کفار مشرکین اور منافقین۔ اسی لئے زیارت ہوجائے تو زہے نصیب ورنہ اپنی کوتاہیوں کو مدنظر رکھ کر سرخم کر کے راضی برضاء ہو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں محبوب کریم نے ہماری بہتری کو مدنظر رکھ کر اس سے بڑھ کر کسی اور عطا وانعام کا ارادہ فرمایا ہو۔

www.Faizahmedowaisi.com

انتباہ: اگر زیارت نصیب ہو جائے تو ہر ایک کو نہ بتاتا پھرے بلکہ کسی کے سامنے ظاہر بھی نہ کرے ورنہ پھر زیارت نہ ہوگی۔

چند آداب: ☆ دل میں شوقِ زیارت کا غلبہ اور سچی طلب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سنتوں کے اتباع کا اہتمام اور خلافِ سنت سے احتراز ضروری ہے۔

☆ طہارتِ ظاہری کے ساتھ باطنی پاکیزگی کا پورا خیال ہو۔

☆ اخلاقِ ذمیمہ، جھوٹ، چغلی، غیبت، حرص، حسد، بغض، تکبر سے پرہیز کیا کریں۔

☆ اول حلال وصدق مقال کا دھیان رہے بلکہ لطیف غذائیں استعمال کی جائیں اور بلا ضرورت فضول باتیں نہ کی جائیں اور خوشبو کا استعمال کیا جائے اور بدبودار چیزوں سے اجتناب لازمی ہے۔

☆ وظیفہ کرتے اور اس کے لئے سونے کے وقت مخصوص کپڑے ہوں جو سفید اور صاف ستھرے ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی زیارت سے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین ہی فیضیاب ہوئے جس کی بدولت ان کا درجہ اولیاء اللہ سے بڑھ کر ہے خواہ وہ کتنے ہم عظیم المرتبت اور بلند و بالا ہوں ان کے بعد بعض خوش نصیب حضرات کو یہ نعمت نورِ باطن وتصفیہ قلب کی وجہ سے کشفی طور پر حاصل ہوتی ہے اور بعض اپنی ذاتی جدوجہد سے بعض اعمال کے ذریعے سے مفامی طور پر یہ سعادت پاتے ہیں۔

قومے بجدوجہد گرفتند وصل دوست

یعنی قومیں اپنی کوشش محنت سے وصل یار سے ہمکنار ہوجاتی ہیں۔

اس سلسلہ کے چند مجرب اعمال لکھے جاتے ہیں:

آدابِ وظائف زیارت: چونکہ زیارتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وظائف درود وسلام پر مشتمل ہیں اسی لئے یہاں بھی آداب بجالائیں جو عموماً درود شریف کے متعلق آداب مشہور ہیں یہاں چند آداب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ درود شریف میں سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔

''درمختار'' میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اسی لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی عین ادب ہے۔

☆ اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر لفظ مولانا بھی عین ادب ہے۔

☆ درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑے پاک وصاف رکھے، خوشبو میسر ہو تو استعمال کرے۔

☆ درود شریف میں بالتبع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آل وازواج اور اصحاب کا ذکر ہونا چاہیے۔

☆ بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے مگر باوضو پڑھنا عین ادب ہے اور نور علیٰ نور ہے بالخصوص زیارت کے مشتاق کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ غسل کرکے ورد و وظیفہ کا آغاز کرے ورنہ وضو تو اپنے لئے لازمی اور ضروری سمجھے۔

ازالۂ وھم: بعض بدقسمتوں نے یہاں تک بھی لکھ دیا کہ بحالت جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے افسوس ہے کہ آدابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ قلوب سے اتارا جارہا ہے۔ ایک وہ وقت کہ حضرت سلطان محمود غزنوی، سلطان عالمگیر اور ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اسم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بے وضو ہوکر زبان پر لانا گوارا نہ کرتے بلکہ

اولیاءاللہ کا تو فتویٰ مشہور تھا کہ:

هزار باربشویم زبان بمشک و گلاب هنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

یعنی مشک وگلاب سے ہزار بار مرتبہ منہ دھوؤں پھر بھی آپ کا نام لینا کمال بے ادبی ہے۔

بهترین طریقه: طالب ومشتاقِ زیارت کے لئے ضروری ہے کہ وضو کرے ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو دوزانو بیٹھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو آپ کی صورت پاک کو حاضر کرے اور یہ خیال کرے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں۔ نہایت تعظیم اور ہیبت وجلالت شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر حیا سے آنکھیں جھکائے رکھے اور یقین رکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہیں: "والله جليس من ذكره". یعنی اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت غایت درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی ہے اگر تو یہ نہ کر سکے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی ہو تو روضہ مبارک کا تصور دل میں جمالے کہ روضہ پر حاضر ہوں اور حیاء وادب سے صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت تیرے لئے جلوہ فگن ہو جائے۔ یہ بھی نہ ہو تو ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہ یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرا درود وسلام سنتے ہیں نہایت توجہ، ادب، حضورِ دل اور کامل حیاء سے پڑھتا رہ۔ خواہ تکلف سے استحضار کرے عنقریب ہی تیری روح اس سے الف پذیر ہو جائے گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لئے تشریف فرما ہوں گے آنکھوں سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا اور حضور سے عرض ومعروض کرے گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیری عرض سنیں گے اور تجھ سے بات چیت کریں گے اور تجھ سے خطاب کریں گے اور ایسا نہ کرنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرے اور اس حالت میں تو مشغول کسی غیر کی طرف ہو تو تیرا صلوٰۃ وسلام بے روح جسم ہوگا کیونکہ ہر نیک عمل جو بندہ کرے جب وہ حضورِ دل سے ہو تو وہ عمل زندہ ہے اور جو غفلت سے ہو دل کسی غیر کی طرف لگا ہوا تو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو شخص طہارت سے مدرجہ ذیل درود شریف کثرت سے پڑھے گا وہ یہ سعادتِ زیارت پائے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ''

فائدہ: اس کے لئے طاق دفعہ کا ہونا اور ذیل کے درود کا اضافہ افضل ہے۔

موصوف نے فرمایا کہ مندرجہ ذیل درود شریف کی بھی یہی خاصیت ہے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ درود شریف پڑھے گا مجھے خواب میں دیکھے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْأَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْأَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ط

جمعہ کے دن جو شخص ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا اس کو زیارت فیض بشارت کی نعمت بھی حاصل ہوگی اور جنت میں اپنا مقام بھی دیکھ لے گا۔

پانچ جمعہ تک جو پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے ضرورت مشرف ہوگا۔ وہ درود شریف یہ ہے:

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ".

درود شریف شاہ ولی اللہ قدس سرہ: آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد شاہ عبدالرحیم قدس سرہ نے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا:

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَاٰلِهٖ و بارک وَسَلِّمْ".

میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو امام الانبیاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا۔

www.Faizahmedowaisi.com

انتباہ: اگر زائرین کے نصیب میں ہوگا تو تین جمعہ نہیں گزرنے پائیں گے کہ اس کو یہ دولت مل جائے گی اکثر فقراء نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

درود شریف آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف (ہند):

"اللّٰھُمّ صَلِّ عَلَی سَیِّدِنَا مُحَمّدٍ عَبدِکَ وَنَبِیّکَ وَرَسُولِکَ النّبِیّ الأُمِّیّ وَعَلَی آلِهٖ وَصَحبِهٖ وَسَلِّمْ "

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم نے درود شریف کے خواص وفضائل بہت لکھے ہیں خصوصاً زیارت واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب ہے اگر کوئی شبِ جمعہ کو باطہارت بحضورِ قلب ایک ہزار درود شریف پڑھے تو جمال وکمال

حضرت سید عالم سے مشرف ہوگا جو کوئی اس کو صبح وشام سو بار پڑھے کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا اور روزی اس کی فراخ ہوگی اور جملہ آفات سے محفوظ رہے گا۔

وظیفہ شیر ربانی: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تمنا کی تو آپ نے فرمایا: نمازِ عشاء کے بعد چار سو بار درود شریف خضری "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ" پڑھ کر کسی سے کلام کیے بغیر سو جا انشاء اللہ تعالیٰ تم کو گوہر مقصود مل جائے گا اس کا میں نے آٹھ روز تک یہ عمل کیا اور گوہر مقصود پالیا۔ (خزینہ معرفت)

حضرت شبلی قدس سرہ کا وظیفہ: امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد قدس سرہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ آئے ان کو دیکھ کر حضرت ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہوگئے ان سے معانقہ کیا، ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا یا سیدی (اے میرے سردار) آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علمائے بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی مجنوں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو سید المرسلین کو کرتے دیکھا پھر انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھ کو رحمۃ اللعالمین کی زیارت نصیب ہوئی میں نے دیکھا کہ شبلی (قدس سرہ) حاضر ہوئے تو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا میرے پوچھنے پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ" پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ،صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ،صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ" پڑھتا ہے اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ" پڑھتا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ،باب الصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الصلاۃ وعقبہا،صفحہ ۲۵۱و۲۵۲)

فائدہ: آج کل اہلسنت کے اکثر فدایانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے۔

جو شخص شبِ جمعہ دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ۲۵ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ایک

ہزار بار پڑھے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم" انشاءاللہ وہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا۔ (اس طرح تین جمعہ کرے)۔

جو شخص پاک بستر اور پاک کپڑوں میں غسل کر کے خوشبو لگا کر ذیل کی دعا پڑھ کر سویا کرے اسے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَلَالِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَنْ تَرِیْنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْہَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ رُؤْیَۃً تَقَرُّبُھَا عَیْنِیْ وَتَشْرَحُ بِھَا صَدْرِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا شَمْلِیْ وَتَفْرَجُ بِھَا کَرُبَتِیْ وَتَجْمَعُ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی ثُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَبَدًا یَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ".

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے وجہ کریم کی بزرگی کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ زیبا کی زیارت نصیب فرما جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، سینہ کشادہ ہوں تنگیاں دور ہوں اور مجھے اور نبی کریم ﷺ کو بروز قیامت بلند درجات میں اکٹھا فرمانا اور پھر کبھی بھی جدائی نہ ہو اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

"شرعة الاسلام" میں رکن الاسلام شیخ محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا اشتیاق ہو اس کو چاہیے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرے اور یہ دعا بھی پڑھتا رہے تو اس کی امید برآئے گی۔

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبِّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ".

اے اللہ حرم کی حدود سے باہر اور حدودِ حرم کے رب، اے رکن ومقام کے رب پہنچا دے ہمارے آقا وسردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کو ہماری جانب سے سلام۔

اور حضرت سعید بن عطا سے مروی ہے کہ جو شخص پاک سبز کپڑے پہن کر سوئے اور سوتے وقت مذکورہ دعا پڑھے اور اپنے دائیں ہاتھ کا سرہانہ بنا کر آرام کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پائے گا۔

"شرعة الاسلام" میں سید علی زادہ لکھتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے منقول ہے کہ عشاء کی نماز اور چار رکعتیں پڑھی جائیں ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ، الم نشرح، انا انزلنا، اذا زلزلت ایک ایک بار پڑھے۔ سلام کے بعد ایک سو بار استغفر اللہ، ایک سو بار درود شریف اور "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" یک صد بار پڑھے تو خواب

میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

زیارت کا آسان طریقہ: علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "حیوۃ الحیوان" میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت سے مدد فرماتا ہے اور شیطان کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوعِ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے گی۔

درود شریف: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ مَلَأَ تَ قَلْبَہُ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنَہُ مِنْ جَمَالِکَ فَأَصْبَحْ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ".

ترجمہ: اے اللہ رحمت فرما سردار محمد پر جس کا دل تو نے اپنے جلال سے اور اس کی آنکھیں اپنے جمال سے بھر دیں پس ہوگئے آپ خوش وخرم مدد یافتہ تائید یافتہ اور آپ کی آل اصحاب پر خوب سلام بھیج اور اس پر اللہ کی حمد ہے۔

فائدہ: "شرح المنهاج دميری" سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابوعبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سو بار زیارت کی آخری دفعہ عرض کی یارسول اللہ آپ پر کون سا درود شریف پڑھنا افضل ہے تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔

درود تاج شریف: بہت سے اولیاء کرام کا آزمودہ اور مجرب ہے کہ اگر کوئی شخص سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی خواب میں زیارت کا خواہش مند ہو تو نوچندی جمعرات کے دن عشاء کی نماز کے بعد پاک کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور اس درود شریف کو ایک سو ستر بار روزانہ بلا ناغہ گیارہ رات تک پڑھ کر سو جائے اور آدمی رات کے وقت باوضو ہو کر چالیس بار پڑھنے سے طالب کو مطلوب ملے اور حاجت اور کشائش رزق کے لئے بعد نمازِ صبح کے یہ ہمیشہ وظیفہ جاری رکھے۔ (چونکہ درود تاج عام مطبوع مل جاتا ہے اسی لئے نہیں لکھا گیا۔ اُویسی غفرلہ)۔

درود فاتح: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِی إِلَی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیمِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلَی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیمِ".

ترجمہ: اے اللہ رحمت اور سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد پر جو بندشوں کو کھولنے والے اور حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے اور تیرے سیدھے راستہ کے رہنما اللہ کی رحمت ہو آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ان کی قدر اور مقدارِ عظیم کے مطابق۔

یہ درود شریف حضرت شیخ شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو اکابر اولیاء کرام میں سے ہیں اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں۔ صاحب عمدۃ التحقیق فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے شیخ الشیخ عبدالقادر المحلی قدس سرہ نے خود فرمایا کہ جب تجھے کوئی حاجت پیش آئے اور تو جس جگہ بھی ہو شیخ محمد البکری کے مزار کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہہ:

یَا شَیۡخ مُحَمَّد یَا اِبۡنَ أَبِی الۡحَسَنِ یَااَبۡیَضَ الۡوَجۡہِ یَابَکۡرِیۡ تَوَسَّلۡتُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیۡ قَضَاءِ حَاجَتِیۡ کَذَا وَکَذَا فَاِنَّھَا تُقۡضِیۡ وَھِیَ مُجَرَّبَۃٌ

یعنی یا شیخ محمد بکری میں اپنی فلاں حاجت کے پورا ہونے میں تجھے بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بناتا ہوں تو وہ حاجت پوری ہوگی مجرب ہے۔

سیدی احمد الصاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عمر بھر میں اس درود شریف کو ایک دفعہ پڑھے گا تو دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور جو شخص چالیس روز متواتر پڑھے گا تو اللہ رحمٰن ورحیم اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا اور جو شخص خمیس کی رات یا جمعہ یا پیر کو ایک ہزار دفعہ پڑھے تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کرے گا مگر پڑھنے سے پیشتر عود کو سلگائے اور چار رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ قدر اور دوسری میں سورۂ الزلزلۃ اور تیسری میں الکافرون اور چوتھی میں معوذتین دفعہ پڑھے۔

آسان درود شریف : " صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ ".

پڑھنے کا طریقہ: شب جمعہ دو رکعتیں پڑھی جائیں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار بار درود شریف پڑھے ہر شب اسی پر عمل کرے دوسرے جمعہ تک اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

صلوٰۃ الخضر ﴾ یہ نماز بزرگوں سے منقول ہے جس کو صلوٰۃ کہا جاتا ہے اور اس کو امام حافظ نسفی نے "کتاب فضائل اعمال" میں نقل کیا ہے کہ چار رکعتیں ایک ہی سلام سے پڑھی جائیں ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار، سورۃ انا انزلنا دس

بار پڑھے اور رکوع سے پہلے پندرہ بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کہے پھر رکوع میں تین بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہنے کے بعد تین بار تسبیح مذکور کہے پھر قومہ میں کھڑے ہو کر تین بار تسبیح مذکور کہے پھر سجدہ میں تین بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی" کہنے کے بعد پانچ بار تسبیح مذکور پڑھے۔ دونوں سجدوں کے درمیان تسبیح نہیں پڑھی جائے گی اس طرح سے باقی تین رکعتیں ادا کی جائیں۔ پھر سلام کے بعد سورۂ انا انزلنا دس بار پڑھ کر تسبیح مذکور ۱۳۳۱ بار پڑھے اور یہ دعا پڑھے:

"جَزَی اللّٰهُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مَاهُوَاَهْلُهٗ".

حافظ نسفی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ صلوٰۃ پڑھے گا وہ ضرور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا اس کی حاجتیں پوری ہوں گی اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

دیگر: بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ کسی بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی مجھے کوئی عمل بتائیے جو میں رات میں کیا کروں انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر، کسی شخص سے بات نہ کر، نفلوں کو دو دو رکعت میں سلام میں پھیرتے رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا رہا کر، عشاء کے بعد بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ کر ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور سات مرتبہ سورۂ اخلاص، نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کرے جس میں سات مرتبہ استغفار، سات مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللّٰهِ" پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا اور یہ دعا پڑھ "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اِلٰهَ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ یَا رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ" اور پھر اسی حال میں ہاتھ اُٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑا ہو کر پھر یہی دعا پڑھ۔ پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہ جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا مرنے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ضرور دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت میں گئے وہاں انبیاء کرام اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اُن سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

(احیاء علوم الدین، الباب الثانی فی الاسباب المیسرة لقیام اللیل الخ، جلد ۱، صفحہ ۳۵۲)

درود مشکل کشا: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ

اللّٰہ‘‘.

ترجمہ: اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج ہمارے سردار پر بیشک میرے حیلے تنگ ہوگئے ہیں یا رسول اللہ میری امداد فرما۔

فوائد : شیخ احمد حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مفتی دمشق علامہ حامد آفندی عمادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دمشق کے بعض وزیروں نے مجھے گرفتار کرنا چاہا اس وجہ سے میں نے رات بڑی پریشانی میں گزاری۔ میں نے خواب میں اپنے آقا و مولا سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے یہ درود شریف تعلیم فرمایا اور حکم فرمایا کہ اس کو پڑھو اللہ تعالیٰ سختی و مصیبت کو دور فرمادے گا۔ میں نے بیدار ہوکر اس درود پاک کو پڑھا تو اس کی برکت سے اللہ کریم نے میری سختی اور پریشانی دور فرمادی۔

ابن عابدین فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے شیخ محمد شاکر عقاد قدس سرہ نے خبر دی ہے کہ مجھے ایک دفعہ کچھ پریشانی لاحق ہوئی میں راستہ چلتے ہوئے اس درود شریف کو بار بار پڑھنے لگا۔ ابھی سو قدم چلا ہوں کہ پریشانی دور ہوگئی اور خود ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں ایک فتنہ عظیم برپا ہوا میں نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا ابھی دو سو کی مقدار ہی پڑھا ہوگا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ فتنہ ختم ہوگیا ہے۔

درودِ اکبر: شب جمعہ یا پنجشنبہ کو بعد از نمازِ عشا کے غسل اور وضو کر کے پوشاک پاک سفید پہنے اور خوشبو بھی بدن پر ملے اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور مصلی پر بیٹھ کر یہ درود شریف سات بار پڑھے بعد تمام کرنے کے اس جگہ پر سو جائے تو دیدار پر انوار ہوگا۔ (درودِ اکبر عام مطبوعہ مل جاتا ہے)۔

پیر طریقت دیوبند کا وظیفہ: حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیارت کا وظیفہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور ’’اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ‘‘ کی داہنے اور ’’اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ‘‘ کی بائیں اور ’’اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ‘‘ کی ضرب دل پر لگائے۔

(کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب، بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ، صفحہ ۶۱، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف ’’یا احمد‘‘ اور بائیں طرف ’’یا محمد‘‘ اور ’’یا رسول اللہ‘‘ ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔

(کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب، بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے کشف کا ذکر، صفحہ ۴۵، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی)۔

فائدہ: یہ تھا پیرو مرشد کا عمل اب دیوبند کے مفتیوں کا فتوی ملاحظہ ہو۔ مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے یارسول اللہ کہنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جو جواب دیا ملاحظہ ہو

سوال: درود وظیفہ ان اشعار ذیل کا اگر کوئی کرے تو کیا حکم ہوگا جائز یا منع اور صغیرہ یا کبیرہ اور شرک کیا ہوگا جیسے ورد

یارسول الله انظر حالنا　　یاحبیب الله اسمع قالنا

اننی فی بحر هم مغرق　　خذیدی سهل لنا اشکالنا

جواب: ایسے کلمات کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی ہے کفر و فسق نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ (کامل)، کتاب الایمان، ایمان اور کفر کے مسائل، صفحہ ۲۰۶، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی)۔

کچھ سمجھا آپ نے: شیخ طریقت اور رہبر برحق نے زیارت کا قیمتی وظیفہ فرمایا لیکن مرید نے لکھ دیا کہ ایسی ندا و پکار مکروہ ہے۔ اس سے نتیجہ نکالئے کہ مرشد جس بات کو ایمان بتاتے ہیں اسے مرید مکروہ کہتے ہیں۔ اب فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ مرشد کامل کی بات مانیں یا مرید کی۔

سورۂ قریش کا ورد: شب جمعہ جو شخص سورۂ قریش ایک ہزار بار پڑھ کر باوضو سو جائے اس کے سارے مقاصد پورے ہوں گے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوگا۔

پیرانِ پیر کے پیر و مرشد کی رباعی: حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ کے مندرجہ ذیل اشعار پانچ شب اول و آخر درود شریف درمیان اکتالیس بار پڑھے جائیں تو امید ہے کہ اس کو زیارت ہو جائیگی

نسیما جانب بستان گزر کن　　بگوآن نازنین شمشاد مارا

به تشریف قدوم خود زمانی　　مشرف کن خراب آباد مارا

درود شریف: شیخ ادریس انصاری لکھتے ہیں کہ پہلے دوگانہ نفل ادا کرے سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں پچیس بار سورۂ اخلاص پڑھے اس کے بعد اسی طرح قبلہ رُخ بیٹھے ہوئے ستر بار یہ درود شریف پڑھا جائے تو مشتاقِ زیارت کا اشتیاق پورا ہوگا۔ درود شریف یہ ہے:

"اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ أَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ أَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوسِ مَمْلَكَتِكَ وَإِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيدِكَ إِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُودِ وَالسَّبَبِ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ عَيْنِ أَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُورِ ضِيَائِكَ صَلَاةً تَدُومُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقَى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ صَلَاةً تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ".

ننانوے درود اسماء نبویہ: اسماء نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو باترتیب ذیل پڑھنے سے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مَنِ اسْمُهٗ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، محمد، احمد، حامد، محمود، قاسم، عاقب، فاتح، خاتم، حاشر، ماح، سراج، رشید، منیر، بشیر، نذیر، ھاد، مھد، رسول، نبی، طٰہٰ، یٰسٓ، مزمل، مدثر، شفیع، خلیل، کلیم، حبیب، مصطفی، مرتضٰی، مجتبی، مختار، ناصر، منصور، قائم، حافظ، شہید، عادل، حکیم، نور، حجة، برھان، البطحی، مومن، مطیع، مذکور المظ، امین، صادق، مصدق، ناطق، صاحب، مکی، مدنی، عربی، ھاشمی، تھامی، حجازی، ترازی، قریشی، مضری، امی، عزیز، حریص، رء وف رحیم، یتیم، غنی، جواد، فتاح، عالم، طیب، طاھر، مطھر، خطیب، فصیح، سید، منقی، امام، بار، شاف، متوسط، سابق، مقتصد، مھدی، حق، مبین، اول، اخر، طاھر، باطن، رحمة، محلل، محرم، امر، ناہ، شکور، قریب، منیب، مبلغ، طٰسٓ، حٰمٓ، حسیب، اولٰی، من عباداللّٰه

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ پاک کا تصور جمانا کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہروقت آنکھ اور دل کے سامنے ہو اور کچھ یہ کیفیت پیدا ہو جائے کہ

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

نوٹ: یہ تصور شیخ کی ایک عرصہ ورزش ہے اور جملہ سلاسل کے مشائخ اپنے منسلکین مریدین کو اس کی نہ صرف تلقین کرتے ہیں بلکہ عملی طور پر بارہا اس کی مشقیں کراتے ہیں اور مخلص مریدین اس کی مشق میں گھنٹوں گھنٹوں صرف کرتے

www.Faizahmedowaisi.com

ہیں جس پر تصورِ شیخ کا غلبہ ہوتا ہے وہ کامیاب سمجھا جاتا ہے اس کے صرف وہابی منکر ہیں۔ تصورِ شیخ کے منکرین کا رد کرتے ہوئے۔ حضرت امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز اپنے مکتوبات شریف میں کہتے ہیں:

خواجه محمد اشرف ورزش نسبت رابطه رانوشته بودند که بحدے استیلا(غلبه) یافته است که درصلوة آنرا مسجود خود میداندومے بیند واگر فرضاً نفی میکند منتقی نمیگر دد محبت اطوار ایں دولت متمنائے طلاب ست۔

(مکتوبات امام ربانی، مکتوب سی ام (۳۰)، دفتر دویم، صفحہ (۷۰)، ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک، کراچی)۔

یعنی خواجہ محمد اشرف اپنے پیرومرشد حضرت امام مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ تصورِ شیخ یعنی پیر کی شکل حاضر رکھنے میں اس قدر غلبہ ہے کہ نماز میں بھی لگتا ہے کہ صورتِ شیخ کو ہی سجدہ نظر آتا ہے۔ شیخ یعنی مرشد نے جواب لکھا کہ یہ دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبانِ حق کو اس دولت کی آرزو ہوتی ہے۔ تمام احوال میں صاحب رابطہ (مرشد کامل) کو اپنا ذریعہ جانیں اور تمام اوقات میں اس کی طرف متوجہ رہیں۔

اس کے برعکس وہابیہ اسے شرک سے تعبیر کرتے ہیں ایک وہابی سورۂ یوسف کے ترجمہ میں لکھتا ہے کہ:

ہندو آکھن نال اساڈے تسیں برابر بھائی
پوجا پاٹ دے اندر کوئی فرق نہ ذرارائی
بت بنا کر اسیں ہاں تعظیم کریندے
باطن بت تصور مرشد ہر دم تسیں رکھندیے

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صراط مستقیم میں تصورِ شیخ کو بت پرستی بتاتا ہے۔ چنانچہ صراط مستقیم مطبوعہ مجتبائی میں لکھتا ہے کہ نماز میں اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مبارک کا یہی تصور کر بیٹھے تو مشرک ہوجاتا ہے۔ (**العیاذباللہ**)۔

درحقیقت اس فتوی کا اجراء سید احمد بریلوی سے ہوا جب انہیں اپنے پیرومرشد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصورِ شیخ کا حکم فرمایا تو اس نے کہہ دیا کہ یہ بت پرستی ہے۔ اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ ''تصور رسول نماز میں'' پڑھئے۔

مشرک لوگ: بفرضِ محال مذکورہ بالا فتویٰ مان لیا جائے تو تمام امت اس فتویٰ کی رو سے مشرک ٹھہرتی ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز سے لے کر شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت معین الدین اجمیری اور مجدد الف ثانی، شیخ بہاؤالدین نقشبند، شیخ شہاب الدین سہروردی و جملہ سلاسل طیبہ کے مشائخ اولیاء عظام و علماء کرام تصور کے عامل وقائل تھے۔ بہرحال تصور مستحکم کے بعد زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوتا ہے تجربہ کیجئے۔

زائرین کے واقعات: جن خوش بخت حضرات کو بیداری اور خواب میں حضور سرورِ کائنات، فخر موجودات، سرتاج عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا ہے ان کے واقعات پڑھنا سننا اوران کی عملی زندگی اور سیرت پاک کے مطابق زندگی ڈھالنے سے بھی زیارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوجاتا ہے۔

سنت وشریعت کی پابندی: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قولی فعلی اور شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے فرائض وواجبات اور سنت کے علاوہ مستحبات پر کاربند رہنے پر شرفِ زیارت نصیب ہوتا ہے۔

ساداتِ کرام کی تعظیم وتکریم: حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی آل (بشرطیکہ سنی المذہب ہوں) کی تعظیم وتکریم اوران کی خدمت اور دلجوئی اور رضائے قلبی سے بھی دولتِ دیدار نصیب ہوتی ہے۔

آخری گزارش: یہ دولت بے مانگے مل جایا کرتی ہے صرف قلب کی صفائی ضروری ہے۔ فقیر نے جتنے طریقے بتائے ہیں یہ کریم کے کرم وفضل کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا حیلہ اور بہانہ ہے۔ اختصار کے پیشِ نظر اسی پر اکتفاء کرتا ہے۔ تفصیل مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب "ھدایۃ الفحول فی زیارۃ الرسول" اور "تحفۃ الصلحاء" کا مطالعہ کیجئے۔

آخری میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر سے ہدیہ کو قبول فرمائے اوراس کی نشرواشاعت کرنے والوں کو زیارتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ جائز تمناؤں پر کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور میرے لئے اسے توشہ راہِ آخرت اور قارئین کے لئے موجب نجات بنائے۔ (آمین)۔

www.Faizahmedowaisi.com

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَامُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّم

هذا آخر ما رقمه

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بروز شنبہ ۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ/۱۲، اکتوبر ۱۹۸۵ء

☆......☆......☆......☆